# دادا صاحب پھالکے

5023CH18

دادا صاحب پھالکے ،ناسک (مہاراشٹر ) کے ایک پروہت خاندان میں 1870 میں پیدا ہوئے۔سنسکرت ادب سے دلچسپی انھیں ورثے میں ملی تھی۔ انھیں مصوری، اداکاری اور جادوگری کا بھی بہت شوق تھا۔ان کے والد کو بمبئی کے ایک کالج میں ملازمت ملی تو ان کا خاندان بھی وہیں بس گیا۔ یہاں دادا صاحب پھالکے کو جے۔ جے۔ اسکول آف آرٹس میں داخلہ مل گیا۔ انھوں نے دوسرے فنون کے ساتھ فوٹو گرافی کی بھی تربیت حاصل کی۔انھوں نے ایک پریس بھی قائم کیا۔

1910 کی بات ہے، کرسمس کے موقعے پر وہ فلم 'لائف آف کرائسٹ' دیکھنے گئے۔سنیما ہال سے گھر لوٹتے ہوئے انھوں نے اپنی آئندہ زندگی کا منصوبہ بنا لیا۔گھر پہنچ کر دادا صاحب نے اپنی بیوی سے اس فلم کے دوسرے شو میں ساتھ چلنے کے لیے کہا۔جب وہ حضرت عیسیٰؑ کی زندگی پر بنی یہ فلم دیکھ رہے تھے تو سری کرشن کے بارے میں فلم بنانے کا خاکہ اپنی بیوی کو سمجھاتے جا رہے تھے۔فلم ختم ہوتے ہوتے بیوی ان سے پوری طرح متفق ہو گئیں اور آگے چل کر فلمی زندگی میں ان کی سب سے بڑی مددگار ثابت ہوئیں۔

فلم بنانے میں سب سے پہلا مرحلہ سرمائے کا تھا۔دادا صاحب نے کچھ لوگوں سے مدد لی اور اپنی بیمہ پالیسی رہن رکھ دی۔آلات خریدنے اور معلومات حاصل کرنے کے لیے انھوں نے لندن کا سفر کیا۔وہاں انھوں نے کئی بڑے فلم سازوں سے ملاقاتیں کیں۔پھر کیمرے اور دوسرے ساز و سامان کے ساتھ واپس آئے۔مگر ان کے پاس اب اتنا سرمایہ نہیں تھا کہ اپنے ارادے کو پورا کر سکیں۔انھوں نے چند چھوٹی چھوٹی فلمیں بنا کر اپنے دوست ناڈکرنی

© NCERT not to be republished

کو دکھائیں جو فوٹوگرافی کے سامان کا بڑا تاجر تھا۔ناڈکرنی سرمایہ لگانے کے لیے تیار ہو گیا۔لیکن سری کرشن کی زندگی پر فلم بنانے کے بجائے ایک دوسرے موضوع راجا ہریش چندر کا انتخاب کیا۔ اب دادا صاحب کو ایک نئی دشواری پیش آئی۔ اُس زمانے میں عورتیں اسٹیج پر کام نہیں کرتی تھیں۔ دادا صاحب نے ایک روز ہوٹل میں ایک خوبصورت نوجوان باورچی کو دیکھا۔ انھوں نے پوچھا کہ اُسے کتنی تنخواہ ملتی ہے۔نوجوان نے بتایا کہ دس روپیہ مہینہ۔ دادا صاحب نے اسے پندرہ روپیے ماہوار پر اپنی فلم میں کام کرنے کے لیے راضی کرلیا۔ اُس نوجوان کا نام سولنکی تھا۔اس نے فلم میں تارامتی کا رول ادا کیا۔ دادا صاحب کی ایک اور فلم 'لنکا دہن' میں بھی سولنکی نے ہیرو اور ہیروئن دونوں کا کردار ادا کیا۔ دادا صاحب کو اس کی وجہ سے فلم سازی میں بڑی کامیابی ملی اور وہ نوجوان بھی اپنے زمانے کا ایک مشہور اداکار اور اداکارہ بن گیا۔

دادا صاحب پھالکے کی پہلی فلم 'راجا ہریش چندر تارامتی' ہے جو 1913 میں مکمل ہوئی۔ آنے والی دو دہائیوں میں انھوں نے مختصر اور پوری لمبائی کی کئی فیچر فلمیں بنائیں۔ ابتدا میں لوگوں نے اِن کی طرف توجہ نہیں کی لیکن جب 'ساوتری'، 'لنکا دہن'، 'کرشن جنم' اور دوسری فلمیں سامنے آئیں تو اس میدان میں ایک انقلاب آ گیا۔

ہندوستان سے باہر برما، ملایا، سنگاپور اور مشرقی افریقہ میں بھی دادا صاحب پھالکے کی ان فلموں کے کامیاب شو ہوئے۔ یہ خاموش فلموں کا دور تھا اور زبان کا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

دادا صاحب مختلف شہروں اور دیہاتوں میں گھوم گھوم کر اپنی فلموں کی نمائش کرتے تھے۔ ساز و سامان بیل گاڑیوں پر لاد کر لے جاتے تھے۔اس زمانے میں چار آنے، دو آنے یہاں تک کہ ایک آنے والے ناظرین بھی ہوتے تھے۔ٹکٹ کا زیادہ تر پیسہ سکّوں میں آتا تھا۔ واپسی کے وقت یہ سکّے بیل گاڑیوں پر لاد کر لائے جاتے تھے۔

دادا صاحب پھالکے چھوٹے قد کے پھرتیلے آدمی تھے۔ ان میں دیر تک کام کرتے رہنے کی سکت تھی۔ وہ بے پناہ صلاحیتوں کے مالک تھے۔وہ بیک وقت فلم ساز، ہدایت کار، کیمرہ مین، سین آرٹسٹ، میک اپ مین، ایڈیٹر، جادوگر اور اداکار سبھی کچھ تھے۔

© NCERT not to be republished

پہلی فلم 'راجا ہریش چندر تارامتی' بنانے کے بعدان کی کمپنی ناسک منتقل ہوگئی۔ بعد کی تمام فلمیں وہیں بنائی گئیں۔ان کی بیوی بھی ان تمام کاموں میں قدم بہ قدم ان کے ساتھ رہیں۔

دادا صاحب پھالکے یوں تو 1944 تک زندہ رہےلیکن 1920 کے بعدعوام کا مذاق بدل جانے کی وجہ سے ان کی فلموں کوپہلی جیسی مقبولیت حاصل نہ ہو پاتی تھی۔ انھوں نے صرف ایک بولتی فلم' گنگا اوترن' 1931 میں بنائی۔ یہ فلم زیادہ مقبولیت حاصل نہ کرسکی۔ اب سماجی ،تاریخی اور نیم تاریخی فلمیں زیادہ پسند کی جانے لگی تھیں۔ فلمی دنیا کامشہور' داداصاحب پھالکے ایوارڈ' انہی کے نام پر دیا جاتا ہے۔

## مشق

### 1 معنی یاد کیجیے:

| | | |
|---|---|---|
| پروہت | : | پجاری، پوجا پاٹ کرنے والا |
| ورثہ | : | خاندانی دولت میں حصہ،ترکہ |
| رہن | : | گروی |
| مصوری | : | تصویر بنانے کافن |
| ملازمت | : | نوکری |
| تعاون | : | مدد |
| مرحلہ | : | پڑاؤ،منزل |
| سرمایہ | : | پونجی، دولت |

© NCERT not to be republished

| | | |
|---|---|---|
| موضوع | : | جس کے بارے میں کچھ کہا یا لکھا جائے |
| دَہائی | : | دس برس کی مدت |
| فلم ساز | : | فلم بنانے والا |
| ناظرین | : | دیکھنے والے، تماشائی، ناظر کی جمع |
| صلاحیت | : | قابلیت |
| متکلم فلم | : | بولتی فلم |
| اہلیت | : | قابلیت |
| نیم | : | نصف، آدھی |
| نیم تاریخی | : | جو پوری طرح تاریخی نہ ہو |

## 2 سوچیے اور بتائیے:

(i) دادا صاحب کو اپنی بیمہ پالیسی کیوں رہن رکھنی پڑی؟

(ii) دادا صاحب کی پہلی فلم میں عورت کا کردار کس نے ادا کیا؟

(iii) دادا صاحب کی فلموں کی مقبولیت بعد میں کیوں کم ہوگئی؟

(iv) ناڈ کرنی کون تھے اور انھوں نے دادا صاحب کی کس طرح مدد کی؟

## 3 نیچے دیے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو بھریے:

شو　　پروہت　　منتقل　　آدمی　　عورتیں

(i) دادا صاحب پھالکے ناسک کے ایک ______ خاندان میں پیدا ہوئے۔

(ii) اپنی بیوی کو اسی فلم کے دوسرے ______ میں ساتھ چلنے کے لیے کہا۔

© NCERT not to be republished

(iii) اس زمانے میں ______ اسٹیج پر کام نہیں کرتی تھیں۔

(iv) دادا صاحب پھالکے چھوٹے قد کے پھرتیلے ______ تھے۔

(v) پہلی فلم راجا ہریش چندر تارامتی بنانے کے بعد ان کی کمپنی ناسک ______ ہوگئی۔

## 4 نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

نیم تاریخی ایجاد زندگی شہرت ابتدا

## 5 عملی کام:

ان جملوں کو خوش خط لکھیے:

(i) دادا صاحب پھالکے کو جے۔ جے۔ اسکول آف آرٹس میں داخلہ مل گیا۔

(ii) وہ بیک وقت فلم ساز، ہدایت کار، کیمرہ مین، سین آرٹسٹ، میک اپ مین، ایڈیٹر، جادوگر اور اداکار، سبھی کچھ تھے۔

(iii) فلم بنانے میں سب سے پہلا مرحلہ سرمائے کا تھا۔

© NCERT not to be republished